# سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [١]

۲، ۳ - اَلْقَارِعَةُ [٢] مَا الْقَارِعَةُ [٣]

اَلْقَارِعَةُ : قَارِعَة قرع سے مشتق ہے۔ قَرْع کے معنے کسی چیز کو سختی اور شدت سے بجانے اور مارنے کے ہیں۔ خوفناک حادثہ اور مصیبت کو بھی قارعۃ اسی لئے کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ ( الرعد: ۳۲) معلوم ہوا کہ دنیا کا عذاب بھی قارعہ ہے اور آخرت کی مصیبت بھی قارعہ ہے۔
(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء)

۵ - يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ [٥]

فَرَاش : ٹڈیاں بلکہ کل پردار چھوٹے چھوٹے جانور جو چراغ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔
مَبْثُوْث : منتشر۔ بکھرے ہوئے (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۱۲ء)

۶ - وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ [٦]

عِهْن : اون یا صوف مختلف رنگ۔ نفش کے معنے دھنکنے کے ہیں۔ مَنْفُوْش دھنکے ہوئے۔ جبال کا اطلاق بڑے بڑے بادشاہوں پر بھی کیا جاتا ہے۔ آیت میں دونوں قسم کے عذاب اور تباہیوں کا ذکر ہے۔ جو جنگوں میں ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ہوں گے۔ جیسا کہ تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ (الرعد: ۳۲) سے واضح ہے۔

۹ تا ۱۲ - وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ [٩] فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ [١٠] وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ [١١] نَارٌ حَامِيَةٌ [١٢]

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ : ہاویہ کو اُمّ کہنے میں یہ مطلب ہے۔ کہ جب تک تربیت یافتہ نہ ہو۔ ماں سے تعلق رہتا ہے۔ بعد تربیت پالینے کے ماں سے علیحدگی ہو جاتی ہے۔ اس لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد طول مکث کے دوزخی دوزخ سے نکال دئے جائیں گے۔ ھاویہ ۔ طبقے بھی نکال دئے جائیں گے۔ جو سب سے نیچے کا طبقہ ہے۔ اسی لئے وہ طبقہ ہاویہ کہلاتا ہے۔ اُمّ اور ھوٰی دونوں ایک جا جمع ہونے سے یہ اشارۃً پائی جاتی ہے۔

نَارٌ حَامِيَةٌ : نارِ دوزخ اور نارِ حرب دونوں مراد ہیں۔ حرب کو بھی نار ہی فرمایا ہے۔

كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ (مائدہ: ۶۵)

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹؍ ستمبر ۱۹۱۲ء)

” تمام وہ لوگ جن کے اچھے اعمال ہیں، یا ان کے اچھے اعمال کم ہیں ۔ وہ دوزخ میں جائیں گے دوزخ کی گود میں رہیں گے وہی ان کی ماں ہے۔ دیکھو قرآن۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ
نَارٌ حَامِيَةٌ ۔

اور جن کے تول ہلکے ہوئے تو اسکا ٹھکانہ گڑھا۔ اور تجھ کو نہ معلوم ہوا کہ وہ کیا ہے آگ ہے دھکتی ہوئی۔

بھلا جن کی ماں دوزخ کی گرم آگ ہوئی۔ وہ لوؤں کی آگ سے نہ بنے ہوں تو پھر کس سے بنیں سنو۔ سارے شریر شیطان یا شیطان کے فرزند ہیں (یوحنا باب ۸ آیت ۴۴، متی باب ۱۳ آیت ۳۹، متی باب ۱۶ آیت ۲۳)۔ جس طرح شریر شیطان کا فرزند ہے اور عیسائی مسیح کے فرزند۔ اُسی طرح دوزخ کی آگ شریر کی ماں ہے۔ اور وہ لوؤں کی آگ سے بنا ہے۔ بھلا صاحب جب عام شریروں کی ماں حاویہ دوزخ ٹھہری تو ان اشرار کا شرارتی آپ شیطان دشمنِ آدم لوؤں سے کیونکر نہ بنا ہوگا۔ ضرور وہ ہمارا دشمن نار السموم سے بنا۔ وہ تو پہلے ہی سموم نار سے بنا تھا۔ اور یہی سچی فلسفی ہے جس کے خلاف پر کسی کے پاس کوئی دلیل نہیں۔“ (فصل الخطاب حصہ اوّل صہ ۱۷۹)